روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ منگل ۷ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ، ۷ نبوت ۱۳۶۸ ہش، ۷ نومبر ۱۹۸۹ء نمبر ۲۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جس نے عورت کو صالحہ بنانا ہو وہ خود صالح بنے۔ ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہونگے اور جبکہ اسکی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیّب ہونا تو طیّبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔ نیز عورتیں چھپی ہوئی دانا ہوتی ہیں۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ وہ احمق ہیں وہ اندر ہی اندر تمہارے سب اثروں کو حاصل کرتی ہیں۔ جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔ ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جاوے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک دنیا میں نہیں ہے اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعائت کرنے والا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاوے گا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے۔ سب انبیاء اولیاء کی عورتیں نیک تھیں اس لئے کہ ان پر نیک اثر پڑتے تھے۔ جب مرد بدکار اور فاسق ہوتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔ ایک چور کی بیوی کو یہ خیال کب ہو سکتا ہے کہ میں تہجد پڑھوں۔ خاوند تو چوری کرنے جاتا ہے تو کیا وہ پیچھے تہجد پڑھتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـــ ۲۱۷-۲۱۸)

## محترم حافظ مظفر احمد صاحب کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر کر دیا گیا

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم حافظ مظفر احمد صاحب (استاذ الجامعہ الاحمدیہ) کی آئندہ دو سال ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۱ء کے لئے بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انتخاب کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ محترم حافظ صاحب صدر منتخب ہونے سے پہلے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ انکی عمر ۳۶ سال ہے عالمگیر جماعت احمدیہ کی اس ذیلی تنظیم سے محترم حافظ صاحب زمانہ طالبعلمی سے نہ صرف وابستہ ہیں بلکہ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پر خدمات بھی بجا لاتے رہے ہیں۔ آپ نے ناظم اطفال الاحمدیہ مجلس خوشاب کے عہدے پر اپنی مجلس کے لئے علمِ انعامی بھی حاصل کیا

محترم حافظ صاحب کا مولد موجکہ تحصیل و ضلع خوشاب ہے جہاں حافظ صاحب ۲۶ دسمبر ۱۹۵۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپکے دادا مکرم حضرت مولوی غلام رسول اور پردادا حضرت مولوی غلام حیدر صاحب دونوں ہی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔

باقی صـــ۷ پر

● محترمہ محمودہ سعدی صاحبہ والدہ مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب کے دل کا بائی پاس آپریشن مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو لندن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## کرنل ڈاکٹر نوری صاحب کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب بخار کی وجہ سے کئی ہفتے سے بیمار ہیں۔ سر میں درد رہتا ہے۔ احبابِ کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ اس نافع الناس اور خادمِ خلق وجود کی صحت و تندرستی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جلد تر کامل شفایابی عطا کرے۔

## دعاؤں میں صبر سے کام لینے کی اہمیت

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"صبر کے نتیجہ میں خدا سے دعا مانگو اور مدد چاہو۔" (آیت قرآنی)

اس مضمون کو آگے بڑھانے والا دوسرا معنی یہ بھی ہے کہ جب خدا سے مدد مانگا کرو تو صبر کے ساتھ مانگا کرو، چند دن دعا مانگ کے چھوڑ نہ دیا کرو، دعا میں جلدی نہ کیا کرو، جلدی نتیجے نکلنے کی تمنا رکھتے ہوئے دعا نہ کیا کرو، بلکہ دعا میں بھی صبر کے مضمون کو داخل کر دو۔ تم خدا سے اس طرح مدد مانگو کہ ہمیشہ مانگتے ہی چلے جاؤ اور مدد مانگتے ہوئے کبھی بھی نہ تھکو۔ مدد مانگنے کے اس طریق کو مستقل پکڑ کے بیٹھ رہو۔ اس پہلو سے صبر کا معنی یہ ہے کہ وفا کے ساتھ کسی چیز پہ قائم ہو جانا۔ تو ــــ آیتِ قرآنی۔ نافل) کا مطلب یہ ہے کہ کامل وفا کے ساتھ دعا میں لگے رہو۔ اور کسی حالت میں بھی دعا کرنی نہ چھوڑو، کسی حالت میں بھی یہ خیال پیدا نہ ہونے دو کہ ہماری دعا چونکہ قبول نہیں ہوئی اس لئے اب دعا کرنا عبث ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں انبیاء کی جو دعائیں ملتی ہیں ان میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے کہ صبر کے ساتھ دعائیں کرنے والے بعض ایسے نبی تھے جنہوں نے آخر خدا کو پکار کے یہ کہا کہ ہماری دعاؤں میں اتنا صبر ہے کہ ہمارے

باقی صـــ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد ، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ ، قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۷ نبوت ۱۳۶۸ ہش ۷ نومبر ۱۹۸۹ء

# اشیاء کی حقیقت

اشیاء کی حقیقت معلوم کئے بغیر نہ تو ہمارے تصوّرات درست ہو سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے نتیجہ میں کئے جانے والے اعمال ۔ اگر ہم از خود کسی چیز کے متعلق کوئی تصوّر قائم کر لیں تو عمل تو بیشک اس کے مطابق کریں گے لیکن بہت ممکن ہے کہ ہمارا عمل درست نہ ہو اور اس عمل کا نتیجہ یا تو مفید نہ ہو یا اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مضر ثابت ہو ۔ اشیاء کی حقیقت تو بنیاد ہے جس پر ہمارے تصوّرات کی عمارت کھڑی ہونی چاہیئے اور یہ تصوّرات ہی ہیں جو ہمارے اعمال کی شکلیں ڈھالتے ہیں ۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے متعدّد مثالوں سے اس بات کو سمجھایا ۔ مثلاً حضور نے فرمایا کہ اگر ہم ایک پتھر کو ہیرا سمجھ کر سنبھالتے پھریں تو نتائج کی توقع تو ہیرے جیسی ہوگی لیکن انکی حقیقت پتھر جیسی ۔ یا اگر ہم ہیرے کو پتھر سمجھ کر پھینک دیں کہ یہ ہمارے کس کام کا ۔ تو ایک کارآمد چیز کو ہمارے غلط تصوّر نے بیکار بنا دیا ۔

عقائد اور عملی زندگی میں حضور اقدس نے شرک کی مثال دی ۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے لیکن اگر ہمیں یہ علم نہ ہو کہ شرک ہے کیا تو ہم اپنی کم فہمی میں شرک میں مبتلا ہوتے رہیں گے ۔ شرک چونکہ سب سے بڑا گناہ ہے اس لئے اس کی ماہیّت معلوم کرنے کے لئے بھی سب سے زیادہ کوشش کی جانی چاہیئے ۔ اگر صرف ظاہری چیزوں کو خدائی صفات دینا ہی شرک سمجھ لیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ خیالات ۔ احساسات اور جذبات کے مشرکانہ مظاہر ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائیں گے ۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"یاد رکھو شرک یہی نہیں کہ بُتوں اور پتھروں کی تراشی ہوئی مُورتوں کی پُوجا کی جاوے ۔ یہ تو ایک موٹی بات ہے ۔ یہ بڑے بیوقوفوں کا کام ہے ۔ دانا آدمی کو اس سے شرم آتی ہے ۔ شرک بڑا باریک ہے ۔ وہ شرک جو اکثر ہلاک کرتا ہے وہ شرک فی الاسباب ہے ۔ یعنی اسباب پر اتنا بھروسہ کرنا کہ گویا وہی اس کے مطلوب و مقصود ہیں ۔ جو شخص دنیا کو دین پر مقدّم رکھتا ہے اسکی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کو دنیا کی چیزوں پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ امید ہوتی ہے جو دین و ایمان سے نہیں ۔ نقد فائدے کو پسند کرتے ہیں اور آخرت سے محروم ۔ جب وہ اسباب پر ہی اپنی ساری کامیابیوں کا مدار خیال کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کو تو اس وقت وہ اور بے فائدہ جانتا ہے ۔ تم ایسا نہ کرو ۔ تم توکّل اختیار کرو ۔"

> ہر شخص کو آزادئ اظہار عطا ہو
> مولا تری دنیا میں کبھی تو یہ فضا ہو
> کیوں داد ستمگر کو ملے اس کی جفا کی
> اور جرم کسی شخص کا اعلانِ وفا ہو
>
> ابوالاقبال

اب چاک گریباں کا سِلے یا نہ سِلے
افسردہ کلی دل کی کِھلے یا نہ کِھلے
سرمایۂ عمر ایک کفن ہے اعجازؔ
معلوم نہیں یہ بھی مِلے یا نہ ملے

تحصیلِ علوم کا رہا مجھ کو شغف
درپیش تھا عرفانِ حقیقت کا ہدف
گزری ہے تمام عُمر لیکن اب تک
چُنتا ہوں سمندر کے کنارے پہ صدف

یہ عُمر نہیں ہے جاودانی ساقی
لا جام کہ زندگی ہے فانی ساقی
یہ صُحبتِ ماؤ تو میانِ گلزار
ہوجائے گی کل ایک کہانی ساقی

جاتی ہے نگاہِ مست ساقی کی طرف
ملتا ہے حریمِ ذات کا مجھ کو شرف
کھلتے ہیں مِری آنکھ پہ اسرارِ حیات
ہر صبح سرِ میکدہ پیمانہ بکف

عاصی ہوں گنہگار ہوں یاربّ، رحمت
از بس کہ خطا کار ہوں یاربّ، رحمت
رحمت کا سزاوار نہیں ہوں گو میں
رحمت کا طلبگار ہوں یاربّ، رحمت

سعید احمد اعجازؔ

**بقیہ : ارشادات امام رابع**

بال سفید ہوگئے، ہماری ہڈیاں گل گئیں اور بظاہر ناممکن ہے کہ اس حالت میں اولاد عطا ہو ۔ لیکن اے خدا! میری دعا کا صبر دیکھ کہ آج بھی اس یقین کے ساتھ دعا کر رہا ہوں کہ مَیں تجھ سے دعائیں مانگتے ہوئے کبھی بدنصیب ثابت نہیں ہوا ۔ پس صبر کے اس مضمون کو اس آیت نے اور بھی کئی چاند لگا دیئے ۔ محاورہ تو چار چاند لگانے کا ہے مگر مَیں نے عمداً کئی چاند کہا ہے ۔ اس طرح یہ مضمون حیرت انگیز طور پر لامحدود ہو جاتا ہے ۔ فرمایا صبر کرو استعانت کے ساتھ یعنی خدا سے مدد کی دعا مانگتے ہوئے صبر کرو اور ہمیشہ اس یقین پر قائم رہو کہ تمہاری مصیبت تمہیں مغلوب نہیں کرے گی ۔ دوسرے دعائیں صبر کرو اور دعا کا دامن کبھی نہ چھوڑو ۔ یہ دو باتیں جب ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہو جاتی ہیں ایک دوسرے کو طاقت دیتی ہیں تو صبر کا مضمون ایک عظیم الشان مضمون بن جاتا ہے اور لامحدود ہو جاتا ہے ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ راگست ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد اسماعیل منیر

# جلسہ سالانہ برطانیہ کا آنکھوں دیکھا حال

جلسہ سالانہ U.K کی نیت سے ہم ۳ اگست کو ربوہ سے سپر ایکسپریس سے روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر اپنی نصرت کے نظارے دکھائے۔ کراچی ۷ گھنٹے لیٹ پہنچے مگر پھر بھی انصار اللہ کراچی کے نائب ناظم اصلاح و ارشاد گاڑی لے کر حاضر تھے۔ ان کے ساتھ عزیز آباد پہنچے۔ صبح تین بجے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے جہاں گلف ایئر والوں نے ہم سب کا اچھا استقبال کیا۔ اور ہم سب احمدیوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئے اسی طرح کراچی ایئرپورٹ کے امیگریشن اور کسٹم والوں نے بھی ہمارے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا۔ اور ہم بغیر کسی دقت کے ہوائی جہاز کے اندر پہنچے جو پورے چھ بجے حرکت میں آگیا۔ اور ہم عرب ملکوں کی طرف رواں دواں تھے۔ ابھی ناشتہ سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ اعلان ہوا کہ ہم تھوڑی دیر کیلئے شارجہ رکیں گے۔ وہاں سے چند مسافروں کو لے کر بحرین پہنچے نصف گھنٹہ لگا۔ دونوں ایئرپورٹ ہر لحاظ سے ماڈرن ہیں۔ اور ہر قسم کی سہولیات میسر ہیں۔ شارجہ ایئرپورٹ کے چاروں طرف خشک صحرائی میدان نظر آئے۔ جبکہ بحرین سمندری پانیوں سے گھرا ہوا نظر آیا۔ درخت بہت کم اور عمارتیں بلند و بالا۔ جو تیل کی نعمت کی مرہون منت ہیں۔

بحرین سے بڑے جہاز میں سوار ہوئے۔ جس نے سات گھنٹوں کی متواتر دوڑ لگا کر ٹھیک ۳ بجے لندن کے "ہیتھرو" ایئرپورٹ پر پہنچا دیا وہاں پہنچے تو امیگریشن کے افسران کا سامنا ہوا۔ ہم تیس مسافروں نے احمدیہ کانفرنس میں شمولیت کا اظہار کیا ہمیں چھ چھ ماہ کے ویزوں والی مہریں لگا کر جلدی فارغ کر دیا گیا۔ گویا ان کا تعاون بھی مثالی تھا۔ باہر نکلے تو لندن کے خدام اپنے ہاتھوں میں لئے کارڈ "جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو خوش آمدید" لئے ہمارے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ ہم میں سے بعض کو لینے کے لئے انفرادی دوست بھی موجود تھے۔ ہمارے پرانے مربی یوگنڈا حکیم محمد ابراہیم کے صاحبزادے ہارون صاحب کو میرے آنے کی خبر بھی میرے بیٹے ڈاکٹر محمد ادریس صاحب نے امریکہ سے کر دی تھی مجھے ان کے ساتھ جانا پڑا۔ باقی دوست جماعت کی ویگن میں سوار ہو کر سیدھے "اسلام آباد" پہنچے جہاں حضور انور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرما کر ان کا افتتاح فرما رہے تھے۔ ہمارے ساتھیوں میں سے بابا منظور حسین صاحب ہمیں راستے میں بتاتے گئے تھے کہ میں تو حضور سے مل کر جوان ہونے کے لئے جا رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نیت کو جاتے ہی پورا کر دیا ادھر یہ لوگ ویگن سے اترے تو حضور تقریر کے بعد باہر نکل رہے تھے۔ یہ بابا جی تیزی سے لپکے اور جا حضور سے لپٹ گئے۔ حضور بھی خوش ہوئے اور ان کے ساتھ فوٹو اتروائی۔ باقی مسافر ساتھی نظم و ضبط کا خیال رکھتے ہوئے بابا جی جیسی ملاقات نہ کر سکے۔

عاجز نماز مغرب و عشاء کیلئے بیت الفضل لندن میں ۹½ بجے پہنچ گیا۔ حضور انور بروقت تشریف لائے نمازیں پڑھائیں عجیب سرور تھا جو پانچ سالوں کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عطا فرمایا۔ آپ سب کے لئے خوب خوب دعاؤں کا موقعہ پایا۔ اور نمازوں کے بعد حضور کی واپسی پر مجھ پر بھی نظر پڑی جس سے تسلی ہوئی کہ چلو ہماری آمد کی خبر تو حضور کو مل گئی ہے۔ اگلے تین دن لندن کے مشن ہاؤس کے قرب میں ہی گذرے جہاں دنیا کے کونوں سے آنے والے دوستوں سے مل کر خوشی ہوئی جو ہر روز بڑھتی ہی رہی۔ مقامی دوست تو مختلف ڈیوٹیوں میں مصروف تھے۔ مثلاً امیر صاحب U.K مکرم آفتاب احمد خاں صاحب محترم ہدایت اللہ صاحب بنگوی افسر جلسہ سالانہ محترم نذیر احمد صاحب ڈار نائب افسر جلسہ محترم اسحاق میمن صاحب رجسٹریشن میں مصروف تھے۔ اور ہاشم سعید صاحب انجینئر بک سٹال کے لئے کوشاں تھے۔ کھانے کا انتظام بھی خوب تھا۔ روٹی مشین کی تیار کردہ روٹی ربوہ کی روٹیوں سے مختلف اور بہت مزیدار تھی۔ چائے تو ہر وقت ہی دستیاب رہتی تھی۔ محمود ہال میں احمدیہ مساعی پر مشتمل تصاویر کی نمائش بھی دلچسپی کا باعث تھی۔ اسی ہال کے اندر پہلی منزل بنا کر چھوٹے چھوٹے دفاتر میں ہمارے کارکنان ہمہ تن مصروف صبح دس بجے سے رات دس بجے تک بڑے بڑے براعظموں کو کنٹرول کرتے نظر آتے ہیں۔ انہی میں مکرم مبارک احمد ساقی وکیل التبشیر۔ امام صاحب بیت الفضل مکرم عطاء المجیب صاحب راشد) وکیل التصنیف مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سے ملاقاتیں ہوئیں ان کے ساتھ چار پانچ کارکنان جملہ کاموں کو کمال خوبی سے سمیٹتے دیکھے۔ جن میں اپنے ماریشین شاگرد مکرم حمید الرحمٰن صاحب کو دیکھ کر خوشی ہوئی انہوں نے ربوہ سے بی۔اے (آنرز) کرنے کے بعد ماریشس کی وزارت خارجہ میں ملازمت کر لی تھی۔ اور بیت البشارت (سپین) کے افتتاح کے سال ۱۹۸۲ء میں یہ پیرس (فرانس) میں یہ ماریشس کے کونسل خانے کے انچارج تھے۔

آج کل وقف کر کے وکالت تبشیر لنڈن میں کام کر رہے ہیں۔ ان دفاتر کے بالمقابل محترم چوہدری رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و اطلاعات کا دفتر دیکھا تو حیران ہوئے کہ اتنا وسیع کام ایک آدمی اس چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر کر رہا ہے بے اختیار دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہر ساعی کے شیریں پھلوں سے دنیا بھر کے احمدیوں کو متمتع فرمائے ان کے ساتھ فنانس کا شعبہ ڈاک کا شعبہ مصروف نظر آئے آڈیو اور ویڈیو کے انچارج رفیق جاوید صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کے چھوٹے چھوٹے دفاتر کو ہر طرح کے ساز و سامان سے لیس پایا۔ پھر خوشی ہوئی کہ اب سلائیڈز تیار کرنے کی طرف بھی عملی اقدام کیا جا رہا ہے۔ بلکہ محترم .... حیات صاحب کی نگرانی میں پانچ ارکان سکھانے کے لئے سلائیڈز تیار بھی ہو گئی ہیں۔

ان ملاقاتوں سے بڑھ کر سب سے اہم ملاقات اپنے پیارے آقا سے تھی۔ جس کا موقعہ ۷ اگست کو نماز عصر کے معاً بعد ملا۔ یہ سلسلہ عصر سے شروع ہو کر رات نماز مغرب و عشاء تک جاری رہتا ہے۔ حضور سے معانقہ ہوا تو چھوڑنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ ملاقات کے دوران حضور انور نے ماریشین لوگوں کا ذکر بڑے محبت سے فرمایا کہ "وہ تمہیں بہت یاد کرتے ہیں اور ان میں سے کیتھولک پادری "شوشون" Pere Souchon کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

ملاقات کا دوسرا اہم Topic اسیران راہ مولیٰ کے حالات پر مشتمل تھا۔ عزیزم محمد الیاس صاحب منیر اور اس کے بیوی بچوں کے تفصیلی حالات دریافت فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلا مشکل مرحلہ تو ختم کر دیا ہے اور باقی ماندہ کے ختم ہونے کے سامان بھی خود خدا فرمائے گا۔ آخر میں میری درخواست منظور فرماتے ہوئے اپنے ساتھ فوٹو بنوائے۔

## اسلام آباد یو۔کے

جماعت احمدیہ کا یہ عارضی مرکز ۲۵ ایکڑ کے وسیع و عریض قطعہ پر پھیلا ہوا ہے جلسہ کی تیاریاں تو کئی دنوں سے یہاں شروع تھیں تاہم سب عارضی دفاتر جلسہ بیت الفضل لندن سے ۸ اگست کو حضور انور کے آنے کے ساتھ ہی یہاں منتقل ہو گئے اور مہمانوں کی کثرت بھی ان دنوں کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے یہاں پہنچ گئے۔

جونہی ہماری ویگن اسلام آباد کے خوش آمدید والے گیٹ سے داخل ہوئی اور جلسہ سالانہ کے لئے بڑے بڑے خیموں پر نظر پڑی تو بے اختیار دل سے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں نکلیں۔ اتنے میں ہماری ویگن مستقل بیرکوں کے پاس آن رکی اور سب دوست اپنا اپنا سامان لے کر اپنی اپنی راہ لینے لگے۔ میں بھی اپنا بیگ اٹھائے اپنے میزبان عزیزم عبدالماجد صاحب طاہر مربی سلسلہ حال کارکن تبشیر لندن کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ برادرم عثمان چینی مربی سلسلہ کے بچوں پر نظر پڑی تو خوشی ہوئی کہ اب خوب بڑے ہو گئے ہیں اور ربوہ کی نسبت اچھا اردو بولتے ہیں ان کے کوارٹر کے سامنے والے کوارٹر میں بسیرا کیا۔ جہاں حضور انور کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاد کی تعمیل میں ساکنین کے لئے جملہ سہولتیں موجود پائیں ۔ بجلی ۔ پانی ۔ گیس اور ہیٹنگ کا انتظام موجود ہے ۔ تین کمروں کا چھوٹے سے کوارٹر میں کچن اور غسل خانہ صاف ستھرا آراستہ بھی خوب لکڑی کی یہ بیرکیں تو زمین کے ساتھ ہی ملیں تھیں جن میں اب کمرے بنا کر کوارٹر بنا دیئے گئے ہیں ۔ اور اس طرح یہاں پندرہ بیس خاندان آباد ہیں جن کی سہولت کے لئے ویگن موجود ہے جو صبح ۹ بجے یہاں سے ان کارکنان کو لے کر لنڈن بیت الفضل جاتی ہے اور شام کو واپس آجاتی ہے ۔ گو جلسہ کی وجہ سے آج کل ان کی ڈیوٹی صبح دس بجے سے رات دس بجے تک ہوتی رہی ہے ان کوارٹروں کے درمیان ایک بیرک بیت الذکر کا کام دیتی ہے جس کے دوسری طرف حضور انور کی بیرک اور دو گیسٹ ہاؤس بھی ہیں ۔ ان کے ساتھ ایک بیرک میں جدید ترین پریس مکرم صفدر حسین صاحب کی نگرانی میں ہمہ وقت مصروف رہتا ہے اور اس سے ۔ اگلی بیرک میں بک ڈپو نمائش گاہ بنا ہوا ہے ۔ اور ناظرین کی خوب رونق ہے ۔ ان بیرکوں کے ساتھ ساتھ وسیع و عریض میدان ہے جو بیرکوں کے سامنے جانب شمال بہت کھلا ہو جاتا ہے اور اسی کھلے میدان میں مردوں اور عورتوں کے لئے بڑے بڑے خیمے لگا کر جلسہ گاہوں کا انتظام کیا گیا تھا بیرکوں کے ساتھ والے میدان میں رہائشی خیمے بڑے چھوٹے ملا کر ۲۵/۳۰ تھے ۔ بیرکوں کے درمیان جلسہ کے دفاتر کے بھی خیمے تھے ۔ اسی طرح کچن کے سامنے دو تین خیمے کھانے کیلئے تھے ۱۳ ہزار کی حاضری کے باوجود کھانے کے لئے رش نہ تھا اور نہ ہی کھانے میں کوئی دقت پیدا ہوئی بلکہ چائے تو چوبیس گھنٹے ہی ملتی رہتی تھی ۔ چائے پینے کے میدان کے ایک طرف مکتب اور کیسٹس (آڈیو ۔ ویڈیو) کے سٹال تھے جہاں ہر وقت خریداروں کا جمگھٹا نظر آتا تھا ۔ لنڈن مشن کی طرف سے چھپنے والی بے شمار کتب عام بازاری قیمتوں سے تقریباً نصف قیمت پر بک رہی تھیں تا باہر سے آنے والے احباب کما حقہ، استفادہ کر سکیں ۔

اسلام آباد میں جلسہ کے دنوں میں ہجوم خلق سے بہت رونق تھی جہاں دنیا کے ہر کونے کے لوگ پہنچے ہوئے تھے ۔ کالے گوروں سے مل رہے تھے اور گورے ایشین سے گلے مل رہے تھے اور یہ روح پرور نظارے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہے تھے ۔ مجھے بنگلہ دیش کے ایک دوست مصلح الدین صاحب ۴۵ سال کے بعد ملے اسی طرح ربوہ کی انصاری فیملی کے چار بھائی پندرہ سال کے بعد اکٹھے ہوئے جو چاروں واقف زندگی ہیں اور اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر ہونے کی وجہ سے انہیں یکجا ہونے کا موقعہ ہی نہ ملتا تھا ۔ گویا یہ جلسہ مجمع البحرین کا کام بھی دے رہا تھا ۔ اور انگلستان میں اتنے بڑے جلسہ کا نظارہ کرنا یہاں کے لوگوں کے لئے ایک عجوبہ تھا جس کا اظہار جلسہ میں شامل ہونے والے برٹش میئرز اور ممبر آف پارلیمنٹ نے علی الاعلان کیا ۔ جس پر حاضرین نے خوب نعرے لگائے جس سے سارا علاقہ گونج اٹھا ۔

آخری اجلاس میں دنیا کے کئی عظیم ملکوں کے عظیم نمائندوں نے بھی تقاریر کیں کسی نے مختصر اور کسی نے ذرا لمبی مگر کینیڈین نمائندے تین تھے جن میں سے ایک نے تو بہت عمدہ اور دلچسپ تقریر کی ۔ ماریشس کے وزیر تعلیم نے بھی بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ ماریشس کی احمدیہ جماعت بہت عمدہ رنگ میں اپنے ملک کی خدمات سرانجام دے رہی ہے ۔ یوگنڈا ۔ غانا ۔ سیرالیون کے نمائندوں (وزراء) نے بھی بتایا کہ اُن کے ملکوں میں مذہبی آزادی کی پوری پوری حفاظت کی جاتی ہے ۔ مزید برآں حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان ملکوں میں دورہ کر کے انہیں نئی اخلاقی اقدار سے روشناس کروایا ہے ۔ اور ان کے عوام کی خدمت کا جو بیڑہ اٹھایا ہے اس سے ان کی بہت حوصلہ افزائی ہوئی ہے ان کے علاوہ گیمبیا کے وزیر آنریبل جالو نے تو اپنے خیالات کو ایسے پُرزور رنگ میں پیش فرمایا کہ سامعین کو ہلا کر رکھ دیا اور ان کے ہر فقرے پر نعروں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ان نعروں سے اسلام آباد کی فضا سال بھر کے لئے معطر رہے گی ۔ اس کے بعد حضور انور کی تقریر ۵/۴۵ سے شروع ہو کر ۸/۳۰ تک جاری رہی جس میں حضور نے بہت ہی اختصار کے ساتھ اپنے گذشتہ دورہ میں براعظم امریکہ ۔ افریقہ ۔ آسٹریلیا ۔ ایشیاء اور یورپ کے اہم ملکوں اور ان کے باشندوں کا حال بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کے ایک جانشین کی عزت افزائی کی جس سے حضرت اقدس کی یہ بات پوری شان سے پوری ہوتی دیکھی گئی کہ ؎

عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنیوالی ہے

عورتوں اور مردوں کے بڑے لمبے لمبے خیموں میں دس سے پندرہ ہزار کے ہجوم نے جہاں پُرجوش نعروں سے سارے علاقہ کو ہلا کر رکھ دیا وہاں ان نمائندوں اور حضور کی روح پرور باتوں کو سن کر جذبات تشکر سے سب کی آنکھوں سے پانی کے چشمے اُبل اُبل کر بہتے نظر آتے تھے ۔ عجیب نظارہ تھا جو دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے ۔ اور ہم میں سے ہر ایک کا بے ساختہ یہ اظہار تھا کہ ہمیں ہمارے سفر کا بہترین پھل مل گیا ہے ۔

دوسرے دن بھی حضور انور نے جماعت کی مساعی کا نہایت ہی اختصار سے تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ میری خواہش تھی کہ اس سال کم از کم ایک لاکھ بیعتیں ہوں اور خدا تعالےٰ نے اس کو پورا کرنے کے سامان بھی کر دیئے ہیں مثلاً پہلے چھ ماہ میں ۱۴ ہزار تو ہو گئی ہیں اور اب کئی ممالک ارشاد الٰہی " فوج در فوج اللہ کے دین میں شامل ہوں گے " کا نظارہ پیش کر رہے ہیں ۔

دیگر کاموں میں ترقی کی رفتار سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس رفتار میں بھی اب تیزی پیدا ہو گئی ہے مثلاً بیعتوں کے علاوہ مالی بجٹ میں بھی کئی گنا اضافہ ہو رہا ہے اور لٹریچر کی اشاعت میں بھی پہلے کی نسبت نہ صرف کئی گنا اضافہ ہو رہا ہے بلکہ اس کو پھیلانے کی رفتار میں بھی بہت تیزی آچکی ہے اور ان سب ترقیات کی ایک اہم وجہ وہ دعائیں اور آہیں ہیں جو پاکستان کے مظلوم احمدیوں کے دلوں سے اٹھتی ہیں گویا بادل تو پاکستان کی فضا سے اٹھتے ہیں اور رحمت الٰہی بن کر دنیا کے دیگر ملکوں میں برس رہے ہیں ۔ اور اس بارش میں تیزی پیدا کرنے کے لئے احمدیوں کو تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہونے کی ضرورت ہے اور اسی کے لئے تفصیلی پروگرام حضور انور نے اپنے پہلے دن کے افتتاحی خطاب اور خطبہ جمعہ میں دیا تھا ۔

اسلام آباد کا مرکز ۲۵ ایکڑ پر مشتمل ہے ۔ جب یہ خریدا گیا تھا تو ہمارا خیال تھا کہ یہ بہت وسیع علاقہ ہے مگر اس جلسہ پر تو یہ چھوٹا چھوٹا سا لگ رہا تھا ۔ جلسہ گاہ مردانہ اور زنانہ کے ایک طرف کاروں کا سیلاب نظر آتا تھا جس میں سے اپنی کار ڈھونڈنا بھی کار دارد والا معاملہ تھا ۔

دوسری طرف رہائشی کوارٹرز اور پھر رہائشی خیمے تھے جن کے درمیان کچن اور کھانے کے خیمے جہاں ہر وقت کھانا اور گرم گرم چائے مہیا رہتی تھی نیز چھوٹا سا بازار بھی جس میں گرم گرم کباب سموسے مٹھائی اور بوتلیں وغیرہ میسر رہتی تھیں ۔ اور ساتھ ہی کتابوں اور رسالوں کے سٹال اور کتب اور احمدیہ مساعی پر مختصر سی مگر خوبصورت نمائش ایک بیرک میں مکرم منیر الدین صاحب شمس نے لگا رکھی تھی ۔ اور اس کے ساتھ ایک بیرک روٹی پلانٹ کے لئے وقف تھی ۔ یہ خود کار پلانٹ دھڑا دھڑ روٹیوں کا ڈھیر لگاتا چلا جاتا تھا اور روٹی بھی بہت عمدہ اور مزیدار جو ٹھنڈی ہو کر بھی خوب مزہ دیتی تھی ۔

جلسہ کے منتظمین تو لنڈن کے چند عہدیدار تھے نگران کے معاونین میں انگلستان کے علاوہ جرمنی اور پاکستانی احباب بھی شامل تھے اور سب کی ملاقاتیں ایک روح پرور نظارہ پیش کر رہی تھیں ۔

مختصر یہ کہ یہ جلسہ نہ صرف روح پرور تقریروں کا جلسہ تھا جس میں سفید پرندوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا صرف نمازوں میں پُرجوش دعاؤں کا جلسہ ہی نہ تھا جن میں تہجد اور باجماعت نماز کا تو عجیب ہی لطف تھا ۔ بلکہ دنیا بھر کے لوگوں کی باہمی ملاقات کا بھی جلسہ تھا جس نے اسلام آباد کو انسانی وحدت کا مرکز بنا دیا تھا ۔ اور یہی وہ مقصد عظیم ہے جس کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا پس منظر

نون - سین

# دو لبنان ؟

یوں لگتا ہے کہ لبنان عیسائی اور مسلمان علاقوں میں تقسیم ہو کر رہے گا۔ باوجود اس کے کہ تمام اراکین اسمبلی (یعنی پارلیمنٹ) نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ لبنان میں پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد کر کے صدر مملکت کا انتخاب کیا جائے جنرل عون نے جو عیسائی حلقے کے اپنے آپ کو فوجی سربراہ سمجھتے ہیں اس سکیم کی سخت مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اجلاس طلب کرنے والوں کو خطرات سے آگاہ کیا ہے اور اس بات کی دھمکی دی ہے کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کرنے دیں گے۔ باوجود اس کے کہ عرب فورس لبنان میں داخل ہو رہی ہے کہ امن و امان قائم رکھتے ہوئے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر لیا جائے، خطرات بڑھ رہے ہیں۔ اور یہ خطرہ خاص طور پر سامنے آچکا ہے کہ عیسائی لبنان اور مسلمان لبنان دو الگ الگ ملک بن جائیں۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل شاذلی قلیبی دمشق پہنچے ہیں۔ انہوں نے شام کی حکومت کی ان مساعی کو سراہا ہے جو عرب ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے کی جا رہی ہے وہ غالباً لبنان کی پارلیمنٹ کے اجلاس کے نتیجے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔

## ایشیائی مزدور

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے ایک حالیہ تجزیئے کے مطابق عرب ممالک میں۔ خاص طور پر خلیج میں۔ زیادہ تر ایشیائی لوگ مزدوروں کا کام کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ایشیا کے لوگ عربوں سے زیادہ مستقل مزاجی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور تقریباً ہر حال میں اپنا کنٹریکٹ پورا کر کے ہی واپس اپنے ملک جاتے ہیں۔ جہاں تک عرب مزدور کا تعلق ہے اس کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ ایسے علاقوں میں رہے جہاں تیل نکالا جاتا ہے۔ کوشش تو یہ کی جا رہی ہے کہ ایشیائی مزدوروں کی جگہ مقامی مزدوروں کو کام دیا جائے اور اس کے لئے کچھ ہدف مقرر کئے گئے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ ہدف پورا ہونا بہت مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ بعض مقامی لوگ باقاعدگی کے ساتھ مزدوری کے لئے نہ آگے آتے ہیں نہ استقلال کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے مقامی لوگ صرف تیل پیدا کئے جانے والے علاقوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ سعودی عرب اور کویت میں تو مقامی لوگ بھی خاصی تعداد میں کام کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک خلیج ممالک کا تعلق ہے وہاں پر بیرونی کام کرنے والے مقامی کام کرنے والوں سے تعداد میں کہیں زیادہ ہیں۔ بحرین اور عمان میں ایشیائی کام کرنے والوں کی تعداد ۸۰ فیصد کے قریب ہے۔ یعنی ۸۰ فیصد ان لوگوں کا جو باہر سے آکر کام کرتے ہیں۔

جبکہ سعودی عرب اور کویت میں یہ تعداد ۳۷ سے ۴۰ فیصدی تک ہے۔ کویت کا فیصلہ یہ ہے ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۰ء تک کویتی مزدوروں کی تعداد ایک لاکھ ستاون ہزار سے بڑھائی جائے۔ اس کے مقابلے میں سعودی عرب نے یہ سکیم تیار کی ہے کہ وہ چھ لاکھ بیرونی کام کرنے والوں کے معاہدے ختم کر دے۔

اصل میں گناہ کی شناخت کے اصول صرف دو ہی ہیں۔ اوّل حق اللہ کی بجا آوری میں کمی یا کوتاہی دوم حق العباد کا خیال نہ کرنا۔

# آپ کا خط ملا

مکرم پروفیسر شمس الحق شیدائی ایم۔اے ایم ایڈ (ایڈنبرا) ڈھاکہ (بنگلہ دیش) سے لکھتے ہیں:

"میرے ایک دوست نے جن کا تعلق آپ کی جماعت سے ہے مجھے ایک دن آپ کا روزنامہ الفضل دیا۔ جس میں میری کتاب THE LIGHTS OF OTHER DAYS کا تعارف آپ نے نہایت دلچسپ انداز میں کیا ہے۔ مجھے یہ تبصرہ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ مسرت کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ میری کتاب پاکستان میں ایک ایسے شخص کے پاس پہنچی جو علم و ادب کے قدر دان ہیں۔ مجھے اب تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ کتاب آپ تک کس طرح پہنچی پاکستان میں چند کاپیاں میرے ایک دوست لے گئے تھے۔ اس کے علاوہ میں نے کوئی کتاب بغرض فروخت نہیں بھیجی۔ میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری کتاب کو اس قابل سمجھا کہ اس پر اپنے روزنامہ میں تبصرہ کیا ہے۔ میں نے اپنے اردو داں دوستوں کو آپ کا پرچہ دکھایا۔ اور سبھی اس کو پڑھ کر محظوظ ہوئے۔ شکریہ"

مکرم اقبال احمد صاحب نجم گوئٹے مالا سے لکھتے ہیں:-

"الفضل کے پیکٹ گزشتہ ماہ سے ملنے شروع ہو گئے ہیں۔ آپ نے الفضل میں ایک نئی روح پھونک دی ہے اور آپ کے لئے بے اختیار دعائیں دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہیں۔ خاص طور پر آپ کی نظمیں تو دل میں اتر جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپ کی تائید اور نصرت فرماتا رہے دعا کی غرض سے بیت الاوّل کی فوٹو جس کا افتتاح ۳ جولائی کو حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ارسال کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے لاطینی امریکہ میں کام کی ابتدا کی توفیق دی اور اس سے قبل پرتگالی زبان میں پہلی بار برازیل میں ابتدا کرنے کی توفیق دی تھی پرتگالی میں قرآن کریم اور دیگر لٹریچر تیار کرنے کی توفیق بھی دی تھی اور پرتگال کا مشن بھی رجسٹرڈ کروانے کی توفیق بذریعہ برازیلی احمدی وقف عارضی پر بھجوا کر پائی تھی۔ انگولا میں بھی بذریعہ خط و کتابت ۵۰ کے قریب بیعتوں کی مجھے خبر برازیل میں مل چکی تھی۔ خدا تعالیٰ کی تحدیث نعمت کے طور پر یہ باتیں عرض ہیں۔ اور دعا کی تحریک کی خاطر۔ میری صحت کیلئے دعا کر چھوڑا کریں۔ ۸۲ میں By pass ہوا تھا۔ صحت کا بس کچھ حال ایسا ہی رہتا ہے۔

آج کل یہاں کام کا خوب زور ہے افتتاح کے بعد اشتہار باقاعدہ اخبارات میں دے رہے ہیں۔ بعض دنوں میں ۲۵ تک فون آتے ہیں۔ اب تک ۴۰ متلاشیان حق کی طرف سے فون اور خطوط کے ذریعہ لٹریچر کے لئے رابطہ ہو چکا ہے صبح و شام دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری ہے اور لٹریچر دیا جا رہا ہے۔ ادھر پچھلے ماہ ۱۸ کو ایک قتل کی دھمکی بھی مل چکی ہے اور اس کے بعد سے کام اور تیز ہو گیا ہے۔ ایک وکیل صاحب عنقریب داخل سلسلہ ہوئے ہیں اور شامل ہوتے ہی داعی الی اللہ بھی بن گئے ہیں اب تک افتتاح کے بعد ۱۱ بیعتیں ہو چکی ہیں اور بہت سے لوگ تیار ہو رہے ہیں۔ زمین بڑی زرخیز ہے احمدیت کے لئے۔

مختصر حالات پیش ہیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔

## مُربّیانِ کرام کیلئے

ایک ضروری اعلان یہ ہے کہ وہ جب بھی ربوہ تشریف لایا کریں تو دفتر حدیقۃ المبشرین میں بھی حاضر ہو کر اپنا ریکارڈ چیک کروا لیا کریں۔ اور ضروری معلومات نوٹ فرما لیا کریں تا کام میں سہولت رہے۔

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پھلوں کے فوائد

آپ نے یہ بات تو یقیناً سنی ہوگی کہ جسمانی نظام کے لئے پھلوں کے وٹامنز (حیاتین) ایک چشمہ کی مانند ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ اس لذیذ ترین "مٹھائی" جسے پھل کہتے ہیں اس کی خوبیاں یہیں ختم نہیں ہو جاتیں۔ وٹامنز کے علاوہ پھلوں میں منرلز (معدنیات) کاربو ہائیڈریٹ۔ شکر۔ فائبر (ریشہ) اور تھوڑی سی (فیٹ) مقدار روغن کی بھی ہوتی ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ غذائیت سے بھرپور ہونے کے باوصف اس قدرتی غذا میں کیلوریز (حراروں) کی تعداد دیگر غذاؤں کی نسبت کم اور پانی کا تناسب زیادہ ہوتا ہے۔ ان خوبیوں کی بناء پر اُن اشخاص کیلئے جو اپنا وزن کنٹرول کرنے کیلئے ڈائٹنگ کرتے ہیں، پھل ایک آئیڈیل غذا ہے۔

ایک مشہور نیوٹریشن (ماہر خوراک) آنا ماریہ کہتی ہیں کہ پھلوں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اُن میں (اسی ۸۰) فیصد پانی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے موسم گرما میں پھلوں کا بکثرت استعمال ڈی ہائیڈریشن (جسم میں پانی کی کمی) سے تحفظ بہم پہنچاتا ہے اور ایک پیشاب آور دوا کی طرح جسمانی نظام کو آلائشوں سے پاک کر کے اس کی تطہیر کرتا رہتا ہے۔

ماریہ کہتی ہیں کہ اپنی حل کرنے والی صلاحیت کی بنا پر پانی جسمانی نظام میں رد عمل۔ مادہ حیات کے عمل تحلیل اور پروٹین (لحمیات) کو جلانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ پانی کے ذریعہ ہی خوراک جذب اور ہضم ہوتی ہے اور اسی سے دوران خون ہموار رہتا ہے اور جسم کے فضلے کا اخراج ہوتا ہے۔ ہمیں پانی کا گلاس پیش کیا جائے تو ہم اُسے پینے سے انکار کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک لذیذ پھل کی پیشکش کو ٹھکرانا آسان کام نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پھلوں کا بکثرت استعمال جسم میں پانی کی کمی پیدا نہیں ہونے دیتا۔

ماریہ کہتی ہیں جہاں تک وٹامن کا تعلق ہے تو یوں سمجھ لیجیئے کہ پھل آپ کو ان میں نہلا دیتے ہیں۔ خصوصاً سرخ مائل پھلوں میں وٹامن اے (A) کا ایک خزانہ پوشیدہ ہوتا ہے اس معاملہ میں آڑو کو چیمپئن کہا جا سکتا ہے۔ سو گرام آڑو میں ۲۶۵ ملی گرام وٹامن اے (A) ہوتا ہے۔ دوسرے درجہ پر آم ہے سو گرام وزنی آم میں ڈیڑھ سو ملی گرام وٹامن A پایا جاتا ہے۔ تیسرے درجہ پر پپیتا ہے۔ سو گرام پپیتے میں ۱۲۲ ملی گرام وٹامن A ہوتا ہے۔ اور چوتھے نمبر پر خربوزہ ہے۔ سو گرام وزنی خربوزے میں ۱۱۶ ملی گرام وٹامن اے (A) پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں تقریباً ہر قسم کے پھل میں تھوڑا بہت وٹامن سی (C) بھی پایا جاتا ہے یہ جسمانی نظام میں امراض کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔

عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وٹامن سی (C) کے حصول کا سب سے بڑا منبع سنگترہ یا مالٹا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔ اس معاملہ میں یہ پھل چوتھے نمبر پر آتا ہے۔ سو گرام وزنی مالٹے یا سنگترے میں صرف ۴۷ ملی گرام وٹامن سی (C) ہوتا ہے۔ پہلے درجہ پر کاجو ہے۔ سو گرام کاجو میں ۲۱۹ ملی گرام وٹامن سی (C) پایا جاتا ہے۔ جب کہ اسی وزن کے امرود میں ۸۰ ملی گرام اور سٹرابیری میں ۸۷ ملی گرام وٹامن سی (C) ہوتا ہے۔ دراصل مالٹے یا سنگترے کی شہرت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا ایک دانہ بالغ شخص کی ایک دن کی وٹامن سی کی ضرورت پوری کر دیتا ہے ایک بالغ شخص کیلئے روزانہ چالیس سے پچاس ملی گرام تک وٹامن کافی ہوتا ہے۔ اگر آپ اس مقدار سے تجاوز کریں تو آپ کا جسمانی نظام فالتو وٹامن کو رد کر دے گا۔

پھلوں کا ایک اور مفید ترین جزو فائبر یعنی ریشہ ہے۔ چونکہ پھل کا یہ جزو ہضم نہیں ہوتا اس لئے برش کی طرح انتڑیوں کی صفائی کر دیتا ہے۔ قبض کی شکایت ہو تو آلو بخارے سے بہتر اس کا کوئی اور علاج نہیں۔ اسی طرح اسہال کی شکایت رفع کرنے کیلئے کیلا بے حد مفید رہتا ہے کیونکہ اس میں ٹینن ایسڈ TANIN ACID ہوتا ہے۔

پھلوں میں کیلوریز بھی کم ہوتی ہے۔ صرف ناریل اور ایوا کافی (اس پھل کو انگریزی میں ایووکیڈو کہتے ہیں) اسکا گودا زبر مہرے کے رنگ کا ہوتا ہے۔ اسے چھیل کر اور اس میں لیموں کا رس اور شکر شامل کر کے کھاتے ہیں اس ملک میں پھلوں، سبزیوں اور دیگر اشیائے خورد و نوش کی اتنی اقسام پائی جاتی ہیں کہ شاید ہی دنیا کے کسی اور ملک میں پائی جاتی ہوں۔ صرف یہ دو پھل ایسے ہیں جن میں حرارے زیادہ ہوتے ہیں اوّل الذکر میں پچاس فیصد اور مؤخر الذکر میں سولہ فیصد روغن پایا جاتا ہے۔

ماریہ کہتی ہیں اگرچہ ڈائٹنگ میں کافی مدد لی جاسکتی ہے لیکن میں ہیوری ہلز میتھڈ جس میں صرف پھلوں پر مشتمل غذا تجویز کی جاتی ہے اس کے حق میں نہیں ہوں۔ انسان صرف پھلوں پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھلوں کے علاوہ کھانے کو کئی اور قوت بخش غذائیں بھی ہیں۔ تندرست رہنے کیلئے ایسی متوازن غذا کا انتخاب کرنا چاہیئے جس میں ایک قسم کی پروٹین (دودھ انڈا یا گوشت) ایک کاربو ہائیڈریٹ (روٹی یا چاول) ایک روغن (گھی، مکھن یا تیل) اور ایک وٹامن والی غذا (سبزی، پھل یا سلاد) ضرور شامل ہو۔

ماریہ کہتی ہیں کہ روزانہ تین چار قسم کا پھل کھانا چاہیئے۔ حیواناتی چربی کی بجائے نباتاتی چربی استعمال کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ شریانوں کی دیوار کو موٹا نہیں کرتی اور اس میں کولیسٹرول جو امراض قلب کا باعث ہوتا ہے۔ نہیں ہوتا۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ پھلوں کا رس صرف اسی وقت تیار کرنا چاہیئے جب اسے استعمال کرنا ہو۔ ہوا لگنے سے وٹامن سی کی غذائی قدر و قیمت کم ہو جاتی ہے۔ اگر اسے زیادہ عرصہ تک رکھنا مقصود ہو تو اسے محفوظ رکھنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے منجمد کر لیا جائے۔

ماریہ کہتی ہیں کہ پھلوں کے استعمال کے کئی اور طریقے بھی ہیں۔ آپ انہیں جیلی اور آئسکریم میں شامل کر سکتے ہیں اُن کی ٹارٹ، پائی یا کیک بنا سکتے ہیں اُن سے مربّہ اور جیم تیار کر سکتے ہیں اُن کا سلاد بنا سکتے ہیں۔ لیکن پھلوں کا قدرتی حالت میں استعمال صحت کے لئے زیادہ مفید رہتا ہے۔

(منقول از مکتوب برازیل روزنامہ جنگ کراچی۔ مؤرخہ ۲۳ جون ۱۹۸۹ء جمعہ ایڈیشن)

---

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

## "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

## پس

۱۔ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔
۲۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں
۳۔ مجالس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم القرآن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

## یاددہانی

تعلیم القرآن کے پروگراموں کو رائج کرنے کیلئے واقفینِ عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

"اے زمین و آسمان کے نُور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نُورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن۔ وقفِ عارضی) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ : حافظ مظفر احمد

حفظِ قرآن کریم اور ابتدائی تعلیم کے بارہ میں محترم حافظ صاحب نے نمائندہ الفضل کو بتایا کہ انہوں نے بچپن میں آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں سارا قرآنِ پاک حفظ کرلیا ۔اس سعادت کے حصول کے بعد پرائمری کا امتحان خوشاب سے پاس کیا اور ضلع سرگودھا میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے سکالرشپ کے مستحق ٹھہرے ۔ ایسے ہی ورنیکلر اور میٹرک کے امتحانات میں گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب میں اوّل پوزیشن حاصل کی ۔محترم حافظ صاحب چونکہ بچپن سے ہی دین کے لئے وقف ہوچکے تھے اس لئے ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور شاہد کی ڈگری حاصل کی ۔ اسی عرصہ میں آپ کو ایف ۔ اے اور فاضل عربی کے امتحانات نمایاں پوزیشن سے پاس کرنے کا موقعہ ملا ۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے گریجوایشن بھی کرلی ۔ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران آپ نے الجمیعۃ العلمیۃ کے نائب الرئیس اور بعد میں الرئیس کے طور پر کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے ۔ ہونہار طالب علم ہونے کے باعث پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شفقت اور خصوصی توجہ سے حدیث میں تخصص کا کام آپ کے سپرد ہوا ۔ تعلیمی و تدریسی فرائض کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ محترم حافظ صاحب کو جماعت کی صحافتی رنگ میں بھی خدمت کا موقعہ ملا ہے ۔ چنانچہ ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۹ء تک آپ ماہنامہ خالد کے مدیر بھی رہے ۔ ۱۹۸۲ء میں چند ماہ ملتان میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیں ۔ ایسے ہی رمضان المبارک ۱۹۸۲ء میں حیدر آباد دکن میں کچھ عرصہ قیام کر کے جماعتی تربیت کے مواقع اور قادیان کی زیارت کا موقعہ بھی ملا ۔ ۱۹۸۲ء سے ہی آپ مجلس افتاء کے رکن مقرر ہوئے اور ۱۹۸۶ء میں بطور رکن بورڈ دارالقضاء آپ کو کام کی توفیق مل رہی ہے ۔ ان خدمات کے علاوہ آپ کی قلمی خدمات بھی ہیں ۔ اس سلسلہ میں آپ نے درج ذیل کتب تصنیف فرمائیں ۔

۱۔ چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم ۔
۲۔ ایک شہزادے کی سچی کہانی ۔
۳۔ تحفۃ الصیام ۔
۴۔ فتح خیبر ( تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء)

۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۳ء میں جلسہ سالانہ کے موقعوں پر "غزوات النبی میں خلق عظیم" کے سلسلہ موضوع پر تقاریر کی سعادت بھی محترم حافظ صاحب کے حصّہ میں آئی ۔ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مجالس سوال و جواب میں بطور داعی الی اللہ پاکستان بھر میں مختلف مقامات پر جا کر آپ نے بہت سی مجالس منعقد کیں ۔

بیرونِ پاکستان محترم حافظ صاحب کے دورہ جات :۔

۱۹۸۶ء میں آپ حضور انور کے ارشاد پر جلسہ سالانہ یو ۔ کے میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے ۔ اس مبارک موقعہ پر آپ نے حضور انور کے ارشاد پر یورپ کے ممالک کا دورہ کیا جہاں خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا جائزہ لیا ۔ اور مجالس سوال و جواب میں تقاریر بھی کیں ۔ یورپ اور سکنڈے نیوین ممالک میں آپ کو درج ذیل ممالک کا دورہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

۱۔ مغربی جرمنی ۔ ۲۔ بلجئیم ۔ ۳۔ ہالینڈ ۔ ۴۔ سوئٹزرلینڈ ۔ ۵۔ سپین ۔ ۶۔ ڈنمارک ۷۔ سویڈن ۔ ۸۔ ناروے

۱۹۸۷ء میں بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے اور ملک بھر کا دورہ کرنے کا موقعہ ملا ۔ امسال بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے بعد مغربی جرمنی سویڈن اور ناروے کے دورے کئے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم حافظ صاحب کے اس نئے اعزاز کو محترم حافظ صاحب کیلئے اور تمام جماعت کے لئے مبارک فرمائے اور محترم حافظ صاحب کو بیش از پیش خدماتِ سلسلہ کی توفیق اور سعادت ملتی رہے ۔

# اخبارِ احمدیہ

## درخواست دعا

- مکرم عبدالحی عابد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں ۔
- مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں ۔
- مکرم ناصر احمد خان صاحب نے امسال بی ۔ ایس ۔ سی کا امتحان دیا ہوا ہے ۔
- عزیزم راحیل منصور ابن ممتاز احمد خاں صاحب (رحمانیہ منزل) کے پاؤں کا فضل عمر ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے ۔
- محترمہ والدہ صاحبہ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی بعارضہ شوگر بیمار ہیں ۔ گردے کام نہیں کر رہے ۔ بندش پیشاب کی شکایت ہے ۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب بیماروں کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جن طلباء نے امتحان دیا ہوا ہے انہیں اعلیٰ کامیابی عطا کرے ۔

## سانحۂ ارتحال

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم کرنل ریٹائرڈ مبارک احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب جو مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر سابق ناظر اعلیٰ ثانی کے داماد تھے ۔ ۲۱ اکتوبر ۸۹ء کو دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال کر گئے ہیں ۔

آپ کی نماز جنازہ اور تدفین کراچی میں ہی عمل میں لائی گئی ۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

> جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالےٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے ۔

## تبدیلی ایڈریس

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ نقل مکانی کی وجہ سے خاکسار کی ڈاک کا ایڈریس آئندہ کے لئے حسب ذیل ہوگا ۔

شیخ عبدالوہاب
بیت الفضل ۔ سٹریٹ ۔ ۶۹
شالیمار ۸/۳ ۔ اسلام آباد
فون نمبر ۔ ۸۵۲۷۴۰
امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

## تبدیلی سائیکل

ایک عدد سائیکل بیکو ۔ سیاہ رنگ نیشنل انڈسٹریل (اقصیٰ روڈ) سے کسی سائیکل سے تبدیل ہوگئی ہے ۔ تبدیل شدہ سائیکل لینے کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں ۔

نصیر احمد نیشنل انڈسٹریل
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

## بازیافتہ گھڑی

ایک گھڑی فیکٹری ایریا سے رحمت بازار جانے والی سٹرک سے ملی ہے جن صاحب کی ہو وہ نشانی بتا کر لے لیں ۔

فہیم احمد خان
(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ فیکٹری ایریا ربوہ)

## موسم سرما کی سبزیوں کے بیج

موسم سرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں موجود ہیں ۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو وکالت ہذا سے حاصل کر لیں ۔

(وکالت زراعت)


| پائیوریا کورس | سوجن مسوڑھ کورس | ہلتے دانت کورس | دانت خورہ کورس | پائیوریا پاوڈر (منجن) |
|---|---|---|---|---|
| PYORRHEA COURSE | SWOLLEN GUMS COURSE | LOOSE TEETH COURSE | CARRIES COURSE | PYORRHEA POWDER |
| ۴۰ روزہ کورس | مختصر کورس | مختصر کورس | ۴۰ روزہ کورس | دانتوں کی صفائی کیلئے |
| قیمت ۔/۵۰ | قیمت ۔/۱۶ | قیمت ۔/۱۶ | قیمت ۔/۴۵ | قیمت ۔/۸ ، ۔/۱۲ |

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی)
کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ
فون : سیلز ۶۷۱ ، کلینک ۶۰۶ ، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مثبت قوتیں بہرحال منفی قوتوں پر غالب آکر رہتی ہیں

## وقتی مسائل پر قابو پالیں گے : صدر غلام اسحٰق خان کا بیان

پشاور (نمائندہ خصوصی) صدر مملکت غلام اسحاق خاں نے کہا ہے کہ مثبت قوتیں بہرحال منفی رجحانات پر غالب آکر رہتی ہیں۔ یہاں ہونے والی ۱۱ ویں سکاؤٹ جمبوری کے افتتاح کے موقع پر قومی اہمیت کی مصروفیات کی وجہ سے پشاور نہ آسکنے پر ان کی تقریر صوبہ سرحد کے گورنر امیر گلستان جنجوعہ نے پڑھ کر سنائی۔ صدر نے اپنے خطاب میں کہا کہ انہیں یقین ہے کہ ہمارے سکاؤٹس اور سکاؤٹس لیڈر نہ صرف اس جمبوری کے موقع پر بلکہ ہمیشہ ان اعلیٰ انسانی خصائل اور اخلاقی قدروں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے جو اسلام کی تعلیم اور سکاؤٹنگ کی تربیت کا تقاضہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے اجتماعات خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ سکاؤٹس جمبوری کا پیغام "آؤ مل کر ساتھ رہیں،، ایک ایسا پیغام ہے جسے آج کے ماحول میں گاؤں گاؤں شہر شہر پہنچانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ صدر نے کہا کہ اپنی اپنی علاقائی، لسانی، گروہی اور فرقہ وارانہ نسبت کے باوجود پاکستانی قومیت ہماری واحد اور امتیازی پہچان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ اس کا یہی تشخص اس کی عزت و توقیر اور سرفرازی کی ضمانت ہے اور یہ ضمانت صرف اور صرف قومی اتحاد کی ہی صورت میں قابل اعتبار رہ سکتی ہے انہوں نے کہا کہ اگر ہم ایک ہیں تو ناقابل تسخیر ہیں اور اگر خدانخواستہ بکھر گئے تو آندھیوں کی زد میں آئے ہوئے تنکوں سے زیادہ بے وقعت ہوں گے۔ یہ احساس ہر دل میں ہونا چاہیئے۔ اور ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وقتی مصلحتوں اور بپھرے ہوئے جذبات نے کہیں کہیں اس پر غفلت کی تہہ چڑھا دی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ تہہ چھٹ جائے گی۔ آئینہ گرد سے صاف ہو جائے تو اس کی اصل آب و تاب نکھر کر سامنے آتی ہے۔ صدر نے کہا کہ گمراہ کن جذباتیت اور ذاتی مفادات کے حصول کی خاطر مصنوعی طریقوں سے پیدا کردہ نفرتوں نے ہماری معاشرتی شیرازہ بندی کے لئے چیلنج پیدا کر دیئے ہیں۔ قومی یکجہتی ایک نئے دباؤ کا شکار ہے اور وطن کی محبت میں دھڑکنے والے دل حیران ہیں کہ جس معاشرے کو اسلام کی عطا کردہ ہم آہنگی، سکون اور طمانیت کا گہوارہ بننا تھا اسے متعصب اور تشدد کی بے لگام قوتوں نے مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔ صدر نے کہا کہ یہ صورت حال صبر آزما ضرور ہے مگر مایوسی کی ہرگز کوئی بات نہیں۔ یہ درست ہے کہ ہمارے درمیان نفاق پیدا کرنے والے مذموم عناصر سرگرم عمل ہیں۔ یہ بھی غلط نہیں کہ غلط فہمیوں نے دلوں میں یہ فاصلے پیدا کر دیئے ہیں مگر یہ سب وقتی مسائل ہیں جن پر ہم انشاء اللہ قابو پالیں گے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۴، نومبر ۱۹۸۹ء)

• موتمر العالم الاسلامی کے اسسٹنٹ سکوٹری جنرل نے بتایا ہے کہ بنگلہ دیش میں محصور ۵ لاکھ پاکستانیوں کو جلد پاکستان منتقل کیا جائے گا۔ جو گذشتہ اٹھارہ سال سے مصائب میں مبتلا ہیں۔ اور غیر انسانی زندگی گذار رہے ہیں۔ جنہیں اب تک نہ شناختی کارڈ دیئے گئے ہیں نہ سفری دستاویزات فراہم کی گئی ہیں۔


**ضرورت ہے**

ہمارے دواخانہ کے کراچی برانچ کے زنانہ حصہ کیلئے ایک لیڈی ورکر کی ضرورت ہے، تعلیم کا معیار ایف اے سے کم نہ ہو۔ ۱۲ تا ۱۸ اکتوبر کی تاریخوں میں ۴ بجے شام کے بعد بالمشافہ ملیں۔

مینیجر
**دواخانہ حکیم نظام جان**
۲ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ
(یو۔ بی۔ ایل) بالائی منزل
لیاقت آباد کراچی ۱۹


# خبریں

## ملکی خبریں

• وزیر اعظم پاکستان محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت انتقام کی سیاست کی بجائے قومی مفاہمت چاہتی ہے۔ تاکہ ملک کے عوام کو محاذ آرائی سے ہمیشہ کے لئے نجات مل سکے انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ مفاہمت وسیع البنیاد ہو جس سے ملک و قوم کو فائدہ پہنچے۔

• وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں سیاحت کو صنعت کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اس شعبے کی تنظیم نو کی جائیگی۔ حکومت کی ٹورازم پالیسی کا مقصد اسی صدی کے آخر تک دس لاکھ سیاحوں کی میزبانی کرنا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ سیاحت کی آمدنی تیل کی آمدنی سے بڑھ جائے گی۔

• پاکستان ائیرفورس میں ایک نئے لڑاکا طیارے ایف ۷ پی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جو مگ ۲۱ کی ایک مکمل طور پر تبدیل شدہ اور جدید صورت ہے۔ یہ ایک سیٹ والا ٹیکنیکل لڑاکا طیارہ چین نے تیار کیا ہے۔ ۱۹۸۷ء میں چین نے اسے خریدنے کے لئے معاہدہ کیا تھا۔ اس طیارے میں جدید فائر کنٹرول سسٹم زیادہ اسلحہ اٹھانے کی اہلیت اور بہترین انجن کی بدولت فضائی لڑائی میں کارکردگی بڑھ گئی ہے۔ طیارہ فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائل، ۵۰۰ کلوگرام وزنی بم، توپیں اور راکٹ اٹھا سکتا ہے۔


**رجسٹرڈ ہومیوپیتھ**
(ریٹائرڈ حضرات کیلئے نادر موقع)

ملازمت کے خواہشمند رجسٹرڈ ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان اپنے امیر یا صدر صاحب سے تصدیق شدہ درخواست ہمراہ ہومیوپیتھک رجسٹریشن کی فوٹوسٹیٹ کاپی اور ایک عدد اپنی فوٹو درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔
نامکمل درخواست قابل قبول نہ ہوگی

پتہ: مینیجر **الشفاء** پوسٹ بکس ۵۸۰ فیصل آباد


## غیر ملکی خبریں

• اتوار کے روز لبنان کی پارلیمنٹ نے ایک نیا صدر منتخب کر لیا ہے جن کا نام رینے معاد ہے۔ جو ایک وکیل ہیں۔ اور پارلیمنٹ کے سینئر ممبر ہیں۔ یہ انتخاب عرب لیگ کے ان اجلاسات کا نتیجہ ہے جو سعودی عرب کے شہر طائف میں گذشتہ دنوں لبنان کی صورتحال میں بہتری اور توازن پیدا کرنے کے لئے منعقد ہوتے رہے شمالی لبنان میں شام کے زیر نگرانی علاقے میں ایک ملٹری بیس پر یہ انتخاب عمل میں آیا۔ عیسائی لیڈر جنرل عون نے ان انتخابات کو اسی بناء پر کالعدم قرار دیا ہے کہ لبنان پر شام کا قبضہ ہے۔ انہوں نے صراحت سے کہا ہے کہ اگر انتخاب منعقد کرائے گئے تو اس کا مطلب لبنان کی تقسیم ہوگا۔ جنرل عون کے حق میں بیروت میں عظیم مظاہرے ہو رہے ہیں۔ جس میں ہزاروں نوجوان گرمجوشی سے حصہ لے رہے ہیں۔ عرب لیگ کے سیکرٹری، شام اور امریکہ نے اس انتخاب کو سراہا ہے اور قیام امن کے لئے ایک اچھا اقدام قرار دیا ہے۔

• سی آئی اے کی ایک رپورٹ کے مطابق باوجودیکہ افغان حکومت کو روسی امداد کی سپلائی کی جا رہی ہے، افغان مجاہدین جنگ میں جیت حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا ہے کہ کابل حکومت کی فوج کی تعداد ایک لاکھ پچاس ہزار سے گھٹ کر ایک لاکھ بیس ہزار رہ گئی ہے۔ جس کی وجہ اس کو پے در پے پہنچنے والے جانی نقصانات ہیں۔ گو کابل میں نجیب اللہ تاحال برسر اقتدار ہیں۔ تاہم ۸۵ فیصد علاقہ پر مجاہدین کا قبضہ ہے۔